ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم
ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۃ النساء

آیات ۱۰۵ تا ۱۰۹

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ
خَصِيْمًا ﴿١٠٥﴾ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٠٦﴾ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ
اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ﴿١٠٧﴾ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ
مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿١٠٨﴾
هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۗ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ
يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿١٠٩﴾﴾

ترجمہ:

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ: یقیناً ہم نے اُتارا	اِلَيْكَ: آپ کی طرف
الْكِتٰبَ: اس کتاب کو	بِالْحَقِّ: حق کے ساتھ
لِتَحْكُمَ: تاکہ آپ فیصلہ کریں	بَيْنَ النَّاسِ: لوگوں کے درمیان
بِمَآ: اس سے جو	اَرٰىكَ: سمجھایا آپ کو
اللّٰهُ: اللہ نے	وَلَا تَكُنْ: اور آپ مت ہوں
لِّلْخَآئِنِيْنَ: خیانت کرنے والوں کے لیے	خَصِيْمًا: جھگڑا کرنے والے
وَّاسْتَغْفِرِ: اور آپ مغفرت چاہیں	اللّٰهَ: اللہ سے
اِنَّ اللّٰهَ: یقیناً اللہ	كَانَ: ہے

غَفُوۡرًا : بے انتہا بخشنے والا	رَّحِيۡمًا: ہرحال میں رحم کرنے والا
وَلَا تُجَادِلۡ : اورتم مناظرہ مت کرو	عَنِ الَّذِيۡنَ : ان کی طرف سے جنہوں نے
يَخۡتَانُوۡنَ : خیانت کی	اَنۡفُسَهُمۡ : اپنے آپ سے
اِنَّ اللّٰهَ : یقیناً اللہ	لَا يُحِبُّ: پسندنہیں کرتا
مَنۡ : اس کوجو	كَانَ: ہو
خَوَّانًا : بار بارخیانت کرنے والا	اَثِيۡمًا: ہمیشہ گناہ کرنے والا
يَّسۡتَخۡفُوۡنَ : وہ پوشیدگی چاہتے ہیں	مِنَ النَّاسِ : لوگوں سے
وَلَا يَسۡتَخۡفُوۡنَ : اور پوشیدگی نہیں چاہتے	مِنَ اللّٰهِ : اللہ سے
وَهُوَ : اوروہ	مَعَهُمۡ : ان کے ساتھ ہوتا ہے
اِذۡ: جب	يُبَيِّتُوۡنَ : وہ رات کومشورہ کرتے ہیں
مَا : اس کا	لَا يَرۡضٰى: وہ (یعنی اللہ) راضی نہیں ہوتا
مِنَ الۡقَوۡلِ : جس بات سے	وَكَانَ اللّٰهُ : اوراللہ ہے
بِمَا: اس کوجو	يَعۡمَلُوۡنَ : وہ کرتے ہیں
مُحِيۡطًا: گھیرنے والا	هٰۤاَنۡتُمۡ : ارے تم لوگ تو
هٰۤؤُلَاۤءِ : وہ ہو(کہ)	جٰدَلۡتُمۡ : مناظرہ کرتے ہو
عَنۡهُمۡ: ان کی طرف سے	فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا: اس دنیوی زندگی میں
فَمَنۡ : توکون	يُّجَادِلُ : مناظرہ کرے گا
اللّٰهَ : اللہ سے	عَنۡهُمۡ : ان کی طرف سے
يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ : قیامت کے دن	اَمۡ : یا
مَّنۡ : کون	يَّكُوۡنُ : ہوگا
عَلَيۡهِمۡ : ان کا	وَكِيۡلًا : کارساز

نوٹ : یہ آیات اوراس کے آگے کی چند آیات ایک خاص واقعہ سے متعلق ہیں جس میں مدینہ میں آباد ایک مسلمان قبیلے کے ایک فرد نے چوری کی اوراس کا الزام ایک یہودی کے سرڈال دیا۔مقدمہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش ہواتو قبیلے کے لوگوں نے باہم مشورہ کر کے اپنے آدمی کی حمایت میں اور یہودی کی مخالفت میں اپنے دلائل اورشہادتیں پیش کیں جس کواللہ تعالیٰ نے خیانت اور جدال کہا اوران آیات کے ذریعے رسول اللہ ﷺ پر حقیقت واضح کردی۔

لیکن عام قرآنی اسلوب کے مطابق جو ہدایات اس سلسلہ میں دی گئیں وہ اس واقعہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ تمام موجودہ اورآئندہ آنے والے مسلمانوں کے لیے عام اور بہت سے اصولی اورفروعی مسائل پر مشتمل ہیں۔(معارف القرآن)

آیات ۱۱۰ تا ۱۱۳

﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَمَنْ
يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ
خَطِيْٓـــَٔةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْۗـــــًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۲﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ
وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ۭ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ
شَيْءٍ ۭ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۭ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ
عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾﴾

ر م ی

رَمَى يَرْمِي (ض) رَمْيًا : (۱) کوئی چیز پھینکنا۔ (۲) کسی پر الزام لگانا' تہمت لگانا۔ ﴿وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ﴾ (الانفال:۱۷) ''اور آپؐ نے نہیں پھینکا' جب آپؐ نے پھینکا اور لیکن (یعنی بلکہ) اللہ نے پھینکا۔'' ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ﴾ (النور:۴) ''اور وہ لوگ جو تہمت لگاتے ہیں پاک دامن عورتوں پر۔''

ترکیب : ''مَنْ'' شرطیہ ہے۔ ''يَعْمَلْ'' اور ''يَظْلِمْ'' اور ''يَسْتَغْفِرْ'' یہ تینوں افعال شرط ہونے کی وجہ سے مجزوم ہیں' جبکہ ''يَجِدْ'' جوابِ شرط ہے۔ ''يَكْسِبْ'' بھی شرط ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے اور ''يَكْسِبُهٗ'' جوابِ شرط ہے' لیکن درمیان میں ''اِنَّمَا'' آ جانے کی وجہ سے یہ مجزوم نہیں ہوا۔ اسی طرح ''يَرْمِ'' شرط ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے اور ''فَقَدِ احْتَمَلَ'' جوابِ شرط ہے' لیکن فعل ماضی ہے اس لیے محلاً مجزوم ہے۔

ترجمہ:

وَمَنْ : اور جو	يَّعْمَلْ : کرتا ہے
سُوْٓءًا : کوئی برائی	اَوْ : یا
يَظْلِمْ : ظلم کرتا ہے	نَفْسَهٗ : اپنے آپ پر
ثُمَّ : پھر	يَسْتَغْفِرِ : مغفرت مانگتا ہے
اللّٰهَ : اللہ سے	يَجِدِ : تو وہ پاتا ہے
اللّٰهَ : اللہ کو	غَفُوْرًا : بے انتہا بخشنے والا
رَّحِيْمًا : ہر حال میں رحم کرنے والا	وَمَنْ : اور جو
يَّكْسِبْ : کماتا ہے	اِثْمًا : کوئی گناہ
فَاِنَّمَا : تو کچھ نہیں سوائے اس کے کہ	يَكْسِبُهٗ : وہ کماتا ہے اس کو
عَلٰى نَفْسِهٖ : اپنی ہی جان پر	وَكَانَ : اور ہے

اللّٰہُ : اللہ	عَلِیْمًا: جاننے والا
حَکِیْمًا: حکمت والا	وَمَنْ : اور جو
یَّکْسِبْ : کماتا ہے	خَطِیْٓئَۃً : کوئی خطا
اَوْ : یا	اِثْمًا : کوئی گناہ
ثُمَّ : پھر	یَرْمِ : وہ الزام ڈالتا ہے
بِہٖ : اس کا	بَرِیْٓـئًا : کسی بے گناہ پر
فَقَدِ احْتَمَلَ : تو اُس نے اٹھایا ہے	بُھْتَانًا : ایک بہتان
وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا : اور ایک کھلا گناہ	وَلَوْلَا : اور اگر نہ ہوتا
فَضْلُ اللّٰہِ : اللہ کا فضل	عَلَیْکَ : آپ پر
وَرَحْمَتُہٗ : اور اس کی رحمت	لَھَمَّتْ: تو ارادہ کیا تھا
طَّآئِفَۃٌ : ایک گروہ نے	مِّنْھُمْ : ان میں سے
اَنْ : کہ	یُّضِلُّوْکَ : وہ بہکادیں آپ کو
وَمَا یُضِلُّوْنَ: اور وہ نہیں بہکاتے ہیں	اِلَّآ : مگر
اَنْفُسَھُمْ: اپنے آپ کو	وَمَا یَضُرُّوْنَکَ : اور وہ نہیں نقصان کرتے آپ کا
مِنْ شَیْءٍ : کچھ بھی	وَاَنْزَلَ: اور اتارا
اللّٰہُ : اللہ نے	عَلَیْکَ : آپ پر
الْکِتٰبَ : اس کتاب کو	وَالْحِکْمَۃَ : اور حکمت کو
وَعَلَّمَکَ: اور سکھایا آپ کو	مَا: وہ جو
لَمْ تَکُنْ : آپ نہیں تھے	تَعْلَمُ: (کہ) آپ جانتے
وَکَانَ : اور ہے	فَضْلُ اللّٰہِ : اللہ کا فضل
عَلَیْکَ : آپ پر	عَظِیْمًا : بہت زیادہ

آیات ۱۱۴۔۱۱۵

﴿ لَا خَیْرَ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىھُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَۃٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَیْنَ النَّاسِ ؕ
وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ فَسَوْفَ نُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَمَنْ یُّشَاقِقِ
الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ
جَھَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ﴿۱۱۵﴾ ﴾

ترکیب: ''وَمَنْ'' شرطیہ ہے اور ''یَفْعَلْ'' شرط ہے جبکہ ''نُؤْتِیْهِ'' اس کا جواب شرط ہے' لیکن ''سَوْفَ'' آ جانے سے یہ مجزوم نہیں ہوا۔ اسی طرح ''وَمَنْ'' شرطیہ کی شرط ''یُشَاقِقْ'' آئی ہے۔ اگر مجزوم ہونے کی وجہ سے مضاعف کا لام کلمہ ساکن ہو تو اسے ادغام کر کے اور ادغام کے بغیر' دونوں طرح استعمال کرنا جائز ہوتا ہے۔ ''یُشَاقِقْ'' یہاں ادغام کے بغیر آیا ہے۔ اور ''یَتَّبِعْ'' بھی شرط ہے جبکہ ''نُوَلِّهٖ'' اور ''نُصْلِهٖ'' جواب شرط ہے۔

ترجمہ:

لَا خَیْرَ: کسی قسم کی کوئی بھلائی نہیں ہے	فِیْ کَثِیْرٍ: اکثر میں
مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ: ان کی سرگوشی میں سے	اِلَّا: سوائے اس کے کہ
مَنْ: جو	اَمَرَ: ترغیب دے
بِصَدَقَةٍ: کسی خیرات کی	اَوْ مَعْرُوْفٍ: یا کسی بھلائی کی
اَوْ اِصْلَاحٍ: یا کسی اصلاح کی	بَیْنَ النَّاسِ: لوگوں کے درمیان
وَمَنْ: اور جو	یَّفْعَلْ: کرے گا
ذٰلِكَ: یہ	ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ: اللہ کی رضا چاہنے میں
فَسَوْفَ: تو عنقریب	نُؤْتِیْهِ: ہم دیں گے اس کو
اَجْرًا عَظِیْمًا: ایک شاندار بدلہ	وَمَنْ: اور جو
یُّشَاقِقِ: مخالفت کرے گا	الرَّسُوْلَ: ان رسول کی
مِنْۢ بَعْدِ مَا: اس کے بعد کہ جو	تَبَیَّنَ: واضح ہوئی
لَهُ: اس کے لیے	الْهُدٰى: ہدایت
وَیَتَّبِعْ: اور پیروی کرے گا	غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ: مؤمنوں کے راستے کے علاوہ کی
نُوَلِّهٖ: تو ہم پھیر دیں گے اس کو	مَا: ادھر جدھر
تَوَلّٰى: وہ پھرا	وَنُصْلِهٖ: اور ہم ڈالیں گے اس کو
جَهَنَّمَ: جہنم میں	وَسَآءَتْ: اور کتنا برا ہے وہ
مَصِیْرًا: لوٹنا	

آیات ۱۱۶ تا ۱۲۱

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۭ وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ
ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ﴿۱۱۶﴾ اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ
وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّیَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُبَتِّكُنَّ

اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۫ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾﴾

م ر د

مَرِدَ يَمْرَدُ (س) مَرَدًا: (۱) درخت کی ٹہنی کا پتوں کے بغیر ہونا۔ (۲) چکنا ہونا۔

مَرَدَ يَمْرُدُ (ن) مُرُوْدًا: (۱) ہمسروں سے آگے نکلنا۔ (۲) نافرمان و سرکش ہونا۔ ﴿وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۫﴾ (التوبۃ: ۱۰۱) ''اور مدینے والوں میں سے کچھ لوگ آگے بڑھے نفاق پر۔''

مَارِدٌ (اسم الفاعل): سرکشی کرنے والا۔ ﴿وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿۷﴾﴾ (الصّٰفّٰت) ''اور حفاظت کرتے ہوئے ہر ایک سرکشی کرنے والے شیطان سے۔''

مَرِيْدٌ (فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت): ہمیشہ اور ہر حال میں سرکش۔ آیت زیر مطالعہ۔

مَرَّدَ (تفعیل) تَمْرِيْدًا: کسی چیز کو ہموار اور چکنا کرنا۔

مُمَرَّدٌ (اسم المفعول): چکنا کیا ہوا۔ ﴿قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ﴾ (النمل: ۴۴) ''اس نے کہا کہ یہ ایک چکنا کیا ہوا محل ہے۔''

ب ت ك

بَتَكَ يَبْتُكُ وَ يَبْتِكُ (ن۔ض) بَتْكًا: کسی چیز کو کاٹنا' چیرنا۔

بَتَّكَ (تفعیل) تَبْتِيْكًا: تسلسل سے کاٹنا' چیرنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

غ ی ر

غَارَ يَغِيْرُ (ض) غَيْرًا: کسی چیز سے مختلف ہونا' علاوہ ہونا۔

غَيْرٌ: مختلف چیز' علاوہ چیز۔ ﴿وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ﴾ (البقرۃ: ۶۱) ''اور وہ لوگ قتل کرتے تھے انبیاء کو حق کے علاوہ سے۔''

اَغَارَ (افعال) اِغَارَةً: کسی چیز کو مختلف کرنا' تاخت و تاراج کرنا' غارت گری کرنا۔

مُغِيْرٌ (اسم الفاعل): تاراج کرنے والا۔ ﴿فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ﴿۳﴾﴾ (العٰدیٰت) ''پھر تاراج کرنے والے صبح کو۔''

غَيَّرَ (تفعیل) تَغْيِيْرًا: کسی کی صورت یا صفات بدل دینا۔ آیت زیر مطالعہ۔

مُغَيِّرٌ (اسم الفاعل) بدلنے والا۔ ﴿ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ﴾ (الانفال: ۵۳) ''یہ اس لیے کہ اللہ نہیں ہے بدلنے والا اس نعمت کو اس نے انعام کیا جسے کسی قوم پر یہاں تک کہ وہ لوگ بدلیں اس کو جو ان کے جی میں ہے۔''

تَغَيَّرَ (تفعّل) تَغَيُّرًا: بدل جانا۔ ﴿وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ﴾ (محمد: ۱۵) ''اور نہریں ہیں

دودھ میں سے' نہیں بدلتا اس کا مزہ۔''

ح ی ص

حَاصَ یَحِیْصُ (ض) حَیْصًا : کسی چیز سے بچنا' ہٹنا۔

مَحِیْصٌ (اسم الظرف) : بچنے کی جگہ۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

ترکیب :''اِنْ یَّدْعُوْنَ'' کا ''اِنْ'' نافیہ ہے۔ اس کی پہچان یہ ہے کہ آگے ''اِلَّآ'' آ رہا ہے۔ اگر یہ ''اِنْ'' شرطیہ ہوتا تو مضارع کو مجزوم کرتا اور ''اِنْ یَّدْعُوْا'' آتا۔ ''وَقَالَ'' کا وَ حالیہ ہے اور ''قَالَ'' کا فاعل اس میں ''ھُوَ'' کی ضمیر ہے جو ''شَیْطَانًا مَّرِیْدًا'' کے لیے ہے۔ ''فَلَیُبَتِّکُنَّ'' اور ''فَلَیُغَیِّرُنَّ'' دونوں جمع کے صیغے ہیں۔ ان کا فاعل ''ھُمْ'' کی ضمیر ہے جو ''مِنْ عِبَادِكَ'' کے لیے ہے۔

ترجمہ:

اِنَّ اللّٰهَ : یقیناً اللہ	لَا یَغْفِرُ : نہیں بخشے گا
اَنْ : (اس کو) کہ	یُّشْرَكَ : شریک کیا جائے (کچھ بھی)
بِهٖ : اس کے ساتھ	وَیَغْفِرُ : اور وہ بخش دے گا
مَا : اس کو جو	دُوْنَ ذٰلِكَ : اس کے علاوہ ہے
لِمَنْ : جس کے لیے	یَّشَآءُ : وہ چاہے گا
وَمَنْ : اور جو	یُّشْرِكْ : شریک کرتا ہے
بِاللّٰهِ : اللہ کے ساتھ	فَقَدْ ضَلَّ : تو وہ گمراہ ہوا ہے
ضَلٰلًاۢ بَعِیْدًا : دور کا گمراہ ہونا	اِنْ یَّدْعُوْنَ : وہ لوگ نہیں پکارتے
مِنْ دُوْنِهٖٓ : اس کے علاوہ	اِلَّآ : مگر
اِنٰثًا : عورتوں کو	وَاِنْ یَّدْعُوْنَ : اور وہ نہیں پکارتے
اِلَّآ : مگر	شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا : سرکش شیطان کو
لَّعَنَهُ : لعنت کرے اس پر	اللّٰهُ : اللہ
وَ : اور	قَالَ : اس نے کہا
لَاَتَّخِذَنَّ : میں لازماً ہتھیا لوں گا	مِنْ عِبَادِكَ : تیرے بندوں میں سے
نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا : ایک مقرر حصہ	وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ : اور میں لازماً بہکاؤں گا ان کو
وَلَاُمَنِّیَنَّهُمْ : اور میں لازماً تمناؤں میں مبتلا کروں گا ان کو	وَلَاٰمُرَنَّهُمْ : اور میں لازماً ترغیب دوں گا ان کو
فَلَیُبَتِّکُنَّ : پھر وہ لوگ لازماً چیریں گے	اٰذَانَ الْاَنْعَامِ : چوپاؤں کے کان
وَلَاٰمُرَنَّهُمْ : اور میں لازماً ترغیب دوں گا ان کو	فَلَیُغَیِّرُنَّ : پھر وہ لازماً بدلیں گے

خَلْقَ اللّٰهِ: اللہ کی خلقت کو	وَمَنْ : اور جو
يَّتَّخِذِ : بناتا ہے	الشَّيْطٰنَ : شیطان کو
وَلِيًّا : کارساز	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ : اللہ کے علاوہ
فَقَدْ خَسِرَ : تو اس نے گھاٹا اٹھایا ہے	خُسْرَانًا مُّبِيْنًا: کھلم کھلا ایک بہت بڑا گھاٹا
يَعِدُهُمْ : وہ وعدہ کرتا ہے ان سے	وَيُمَنِّيْهِمْ: اور وہ تمناؤں میں مبتلا کرتا ہے ان کو
وَمَا يَعِدُهُمُ : اور وعدہ نہیں کرتا ان سے	الشَّيْطٰنُ : شیطان
اِلَّا : مگر	غُرُوْرًا : دھوکوں کا
اُولٰٓئِكَ : یہ لوگ ہیں	مَاْوٰىهُمْ : جن کا ٹھکانہ
جَهَنَّمُ : جہنم ہے	وَلَا يَجِدُوْنَ : اور وہ نہیں پائیں گے
عَنْهَا : اس سے	مَحِيْصًا: کوئی بچنے کی جگہ

نوٹ :اس آیت میں جس ردّ وبدل کو شیطانی فعل قرار دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ انسان کسی چیز سے وہ کام لے جس کے لیے اللہ نے اسے پیدا نہیں کیا ہے' اور کسی چیز سے وہ کام نہ لے جس کے لیے اللہ نے اسے پیدا کیا ہے۔ بالفاظِ دیگر وہ تمام افعال جو انسان اپنی اور اشیاء کی فطرت کے خلاف کرتا ہے' اور وہ تمام صورتیں جو وہ منشائے فطرت سے گریز کے لیے اختیار کرتا ہے' اس آیت کی رو سے شیطان کی گمراہ کن تحریکات کا نتیجہ ہیں۔ مثلاً رَہبانیت' مَردوں اور عورتوں کو بانجھ بنانا' عورتوں کو ان خدمات سے منحرف کرنا جو فطرت نے ان کے سپرد کی ہیں اور انہیں تمدن کے ان شعبوں میں گھسیٹ لانا جن کے لیے مرد پیدا کیا گیا ہے۔ یہ اور اس طرح کے بے شمار افعال جو شیطان کے شاگرد دنیا میں کر رہے ہیں' دراصل یہ معنی رکھتے ہیں کہ یہ لوگ خالق کائنات کے ٹھہرائے ہوئے قوانین کو غلط سمجھتے ہیں اور ان میں اصلاح فرمانا چاہتے ہیں۔ (تفہیم القرآن)

آیات ۱۲۲ تا ۱۲۶

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ
الْكِتٰبِ ۭ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ
يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ
نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ
وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ
شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾﴾

ترکیب :''وَعْدَ اللّٰهِ'' کی نصب بتا رہی ہے کہ یہ کسی فعل محذوف کا مفعول ہے۔ وہ فعل ''قَدْ وَقَعَ'' بھی ہوسکتا ہے۔ ''حَقًّا'' حال ہے اور ''قِيْلًا'' تمیز ہے۔ ''بِاَمَانِيِّكُمْ'' اگر ''لَيْسَ'' کی خبر ہوتی پھر ''لَيْسَ'' کے بجائے ''لَيْسَتْ'' آتا۔اس سے معلوم ہوا کہ یہ خبر نہیں ہے اور ''لَيْسَ'' کا اسم اور خبر دونوں محذوف ہیں جو کہ ''اَمْرُ الْقِيٰمَةِ وَاجِبًا'' ہوسکتا ہے۔اس طرح ''بِاَمَانِيِّكُمْ'' متعلق خبر ہے اور اس پر ''بِ'' مطابقت کا ہے۔ ''وَلَآ اَمَانِيِّ'' کی جر بتا رہی ہے کہ یہ ''بِ'' پر عطف ہے۔ ''يُجْزَ'' دراصل مضارع مجہول ''يُجْزٰى'' ہے جوابِ شرط ہونے کی وجہ سے مجزوم ہوا تو ''ی'' گر گئی۔ ''وَلَا يَجِدْ'' کا مفعول ''وَلِيًّا'' اور ''نَصِيْرًا'' ہیں۔ ''مِنْ ذَكَرٍ'' کا ''مِنْ'' بیانیہ ہے۔ ''حَنِيْفًا'' حال ہے۔اس کو ''اِبْرٰهِيْمَ'' کا حال بھی مانا جاسکتا ہے اور ''اِتَّبَعَ'' کی ضمیر فاعلی کا بھی۔ ہماری ترجیح ہے کہ اس کو ضمیر فاعلی کا حال مانا جائے۔

ترجمہ:

وَالَّذِيْنَ : اور وہ لوگ جو — اٰمَنُوْا : ایمان لائے
وَعَمِلُوا : اور عمل کیے — الصّٰلِحٰتِ : نیکی کے
سَنُدْخِلُهُمْ : ہم عنقریب داخل کریں گے ان کو — جَنّٰتٍ : ایسے باغات میں
تَجْرِيْ : بہتی ہیں — مِنْ تَحْتِهَا : جن کے نیچے سے
الْاَنْهٰرُ : نہریں — خٰلِدِيْنَ : ایک حالت میں رہتے ہوئے
فِيْهَآ : اس میں — اَبَدًا : ہمیشہ
وَعْدَ اللّٰهِ : (ہو چکا) اللہ کا وعدہ — حَقًّا : حق ہوتے ہوئے
وَمَنْ : اور کون — اَصْدَقُ : زیادہ سچا ہے
مِنَ اللّٰهِ : اللہ سے — قِيْلًا : بلحاظ بات کے
لَيْسَ : (قیامت کا معاملہ) نہیں ہے — بِاَمَانِيِّكُمْ : تمہاری آرزوؤں کے مطابق
وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ : اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں کے مطابق — مَنْ : جو
يَّعْمَلْ : عمل کرے گا — سُوْٓءًا : کسی برائی کا
يُّجْزَ : تو اس کو بدلہ دیا جائے گا — بِهٖ : اس کا
وَلَا يَجِدْ : اور وہ نہیں پائے گا — لَهٗ : اپنے لیے
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ : اللہ کے علاوہ — وَلِيًّا : کوئی کارساز
وَّلَا نَصِيْرًا : اور نہ کوئی مددگار — وَمَنْ : اور جو
يَّعْمَلْ : کرے گا — مِنَ الصّٰلِحٰتِ : نیکیوں میں سے
مِنْ ذَكَرٍ : مذکر ہو — اَوْ اُنْثٰى : یا مؤنث

وَ: اس حال میں کہ
هُوَ: وہ
مُؤْمِنٌ: مؤمن ہو
فَاُولٰٓئِكَ: تو وہ لوگ
يَدْخُلُوْنَ: داخل ہوں گے
الْجَنَّةَ: جنت میں
وَلَا يُظْلَمُوْنَ: اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا
نَقِيْرًا: اِک تل بھر بھی
وَمَنْ: اور کون
اَحْسَنُ: زیادہ اچھا ہے
دِيْنًا: بلحاظ دین کے
مِّمَّنْ: اس سے جس نے
اَسْلَمَ: فرمانبردار کیا
وَجْهَهٗ: اپنے چہرے کو
لِلّٰهِ: اللہ کا
وَ: اس حال میں کہ
هُوَ: وہ
مُحْسِنٌ: احسان کرنے والا ہے
وَّاتَّبَعَ: اور اس نے پیروی کی
مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ: ابراہیمؑ کے طریقے کی
حَنِيْفًا: یکسو ہو کر
وَاتَّخَذَ: اور بنایا
اللّٰهُ: اللہ نے
اِبْرٰهِيْمَ: ابراہیمؑ کو
خَلِيْلًا: دوست
وَلِلّٰهِ: اور اللہ ہی کے لیے ہے
مَا: وہ جو
فِي السَّمٰوٰتِ: آسمانوں میں ہے
وَمَا: اور وہ جو
فِي الْاَرْضِ: زمین میں ہے
وَكَانَ: اور ہے
اللّٰهُ: اللہ
بِكُلِّ شَيْءٍ: ہر چیز کا
مُّحِيْطًا: احاطہ کرنے والا

آیات ۱۲۷ تا ۱۳۰

﴿وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى
النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ
الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾
وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا
صُلْحًا ۭ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۭ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ۭ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ
الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۭ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾ وَاِنْ
يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ﴿۱۳۰﴾﴾

ش ح ح

شَحَّ یَشُحُّ (ن) شُحًّا :لالچ کرنا' بخل کرنا۔

شُحٌّ (اسم ذات بھی ہے) :لالچ' بخل۔ آیت زیر مطالعہ۔

شَحِیْحٌ ج اَشِحَّۃٌ (فَعِیْلٌ کے وزن پر صفت) :ہمیشہ لالچ کرنے والا' لالچی' بخیل۔ ﴿اَشِحَّۃً عَلَی الْخَیْرِ ؕ﴾ (الاحزاب:۱۹) ''رال ٹپکاتے ہوئے مال پر۔''

ع ل ق

عَلِقَ یَعْلَقُ (س) عُلُوْقًا :کسی چیز کا کسی چیز میں پھنس کر اس میں الجھ جانا' چمٹ جانا' لٹک جانا۔

عَلَقٌ: چمٹی ہوئی یا لٹکی ہوئی چیز' جمے ہوئے خون کا لوتھڑا۔ ﴿فَاِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَۃٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَۃٍ﴾ (الحج:۵) ''تو ہم نے پیدا کیا تم کو ایک مٹی سے' پھر پانی کی ایک بوند سے' پھر خون کے ایک لوتھڑے سے۔''

عَلَّقَ (تفعیل) تَعْلِیْقًا :چمٹانا' لٹکانا۔

مُعَلَّقٌ (اسم المفعول) :لٹکایا ہوا' آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب: ''وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ' فِیْ یَتٰمَی النِّسَاءِ'' کے ''فِیْ'' پر عطف ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ ''وَاَنْ'' بھی ''وَمَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ'' پر عطف ہے۔ ''وَمَا تَفْعَلُوْا'' کا ''مَا'' شرطیہ ہے اس لیے ''تَفْعَلُوْا'' مجزوم ہے۔ ''وَاِنِ امْرَاَۃٌ'' میں ''اِمْرَاَۃٌ'' مبتدأ ہے اور جملہ فعلیہ ''خَافَتْ'' اس کی خبر ہے۔ ''اُحْضِرَتْ'' کا نائب فاعل ''الْاَنْفُسُ'' ہے اور ''الشُّحَّ'' مفعول ثانی ہے۔ ''یُغْنِ'' جواب شرط ہونے کی وجہ سے مجزوم ہوا ہے تو اس کی ''ی'' گر گئی ہے۔

ترجمہ:

وَیَسْتَفْتُوْنَکَ:اور یہ پوچھتے ہیں آپ سے
فِی النِّسَآءِ:عورتوں کے بارے میں

قُلِ: آپ کہیے
اللّٰہُ :اللہ

یُفْتِیْکُمْ :بتاتا ہے تم کو
فِیْھِنَّ :ان عورتوں کے بارے میں

وَمَا:اور جو
یُتْلٰی عَلَیْکُمْ :پڑھ کر سنایا گیا تم کو

فِی الْکِتٰبِ :اس کتاب میں
فِیْ یَتٰمَی النِّسَآءِ الّٰتِیْ :ایسی عورتوں کے یتیموں کے بارے میں

لَا تُؤْتُوْنَھُنَّ :تم نہیں دیتے جن کو
مَا :وہ جو

کُتِبَ :فرض کیا گیا
لَھُنَّ :ان کے لیے

وَ :اور (یعنی پھر بھی)
تَرْغَبُوْنَ :رغبت رکھتے ہو

اَنْ :کہ
تَنْکِحُوْھُنَّ :تم نکاح کرو ان سے

وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ: اور لڑکوں میں سے کمزوروں کے بارے میں
وَاَنْ :اور یہ کہ

تَقُوْمُوْا :تم قائم رہو
لِلْيَتٰمٰى :یتیموں کے لیے
بِالْقِسْطِ:انصاف پر
وَمَا :اور جو
تَفْعَلُوْا :تم کرو گے
مِنْ خَيْرٍ :کوئی بھی بھلائی
فَاِنَّ اللّٰهَ :تو یقیناً اللہ
كَانَ :ہے
بِهٖ :اس کو
عَلِيْمًا :جاننے والا
وَاِنِ :اور اگر
امْرَاَةٌ :کوئی عورت
خَافَتْ :خوف رکھتی ہے
مِنْۢ بَعْلِهَا:اپنے شوہر سے
نُشُوْزًا:بدمزاجی کا
اَوْ :یا
اِعْرَاضًا :بے توجہی کا
فَلَا جُنَاحَ :تو کوئی گناہ نہیں ہے
عَلَيْهِمَآ :ان دونوں پر
اَنْ: کہ
يُّصْلِحَا :وہ دونوں سمجھوتہ کرلیں
بَيْنَهُمَا: آپس میں
صُلْحًا: صلح کا
وَالصُّلْحُ :اور صلح
خَيْرٌ: بہتر ہے
وَاُحْضِرَتِ:اور حاضر کی گئی (یعنی رچا بسا دی گئی)
الْاَنْفُسُ :طبیعتوں میں
الشُّحَّ :لالچ
وَاِنْ :اور اگر
تُحْسِنُوْا :تم احسان کرو
وَتَتَّقُوْا :اور تقویٰ کرو
فَاِنَّ اللّٰهَ :تو یقیناً اللہ
كَانَ :ہے
بِمَا :اس سے جو
تَعْمَلُوْنَ :تم کرتے ہو
خَبِيْرًا:باخبر
وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا:اور تم ہرگز استطاعت نہیں رکھتے
اَنْ :کہ
تَعْدِلُوْا :عدل کرو
بَيْنَ النِّسَآءِ :عورتوں (بیویوں) کے مابین
وَلَوْ :اور اگر (یعنی خواہ)
حَرَصْتُمْ :تم خواہش کرو
فَلَا تَمِيْلُوْا : تو پھر تم ایک (ہی) کے مت ہو رہو
كُلَّ الْمَيْلِ :بالکل ایک طرف کا ہونا
فَتَذَرُوْهَا: کہ چھوڑ دو اس کو (یعنی دوسری بیوی کو)
كَالْمُعَلَّقَةِ :لٹکائی ہوئی کی مانند
وَاِنْ :اور اگر
تُصْلِحُوْا :تم اصلاح کرو
وَتَتَّقُوْا :اور تقویٰ کرو
فَاِنَّ اللّٰهَ :تو یقیناً اللہ
كَانَ :ہے
غَفُوْرًا :بے انتہا بخشنے والا

رَّحِيْمًا: ہر حال میں رحم کرنے والا
وَاِنْ :اور اگر
يَّتَفَرَّقَا : وہ دونوں الگ ہو جائیں
يُغْنِ :تو بے نیاز کردے گا
اللّٰهُ :اللہ
كُلًّا :سب کو
مِّنْ سَعَتِهٖ :اپنی وسعت سے
وَكَانَ :اور ہے
اللّٰهُ :اللہ
وَاسِعًا :وسعت دینے والا
حَكِيْمًا :حکمت والا

نوٹ: بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اس سورۃ کی آیت ۳ میں عدل کی شرط کے ساتھ چار تک کی شادیاں کرنے کی اجازت دی گئی تھی‘ لیکن اب آیت ۱۲۹ میں عدل کو ناممکن قرار دے کر اس اجازت کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔

اس آیت میں اگر صرف اتنا ہی کہا ہوتا کہ تم عورتوں کے درمیان عدل نہیں کر سکتے‘ تو پھر اس استدلال کو قبول کرنا ممکن تھا‘ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ ہدایت موجود ہے کہ ایسی صورت میں ایک ہی بیوی کے مت ہو رہو۔ اس سے ثابت ہو جاتا ہے کہ چار تک شادیاں کرنے کی اجازت منسوخ نہیں ہوئی ہے۔

صحیح بات یہ ہے کہ ابتدا میں جو ہدایات دی گئی تھیں ان کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کے سلسلے میں کچھ الجھنیں اور سوالات پیدا ہوئے تھے۔ ان کی وضاحت ان آیات زیر مطالعہ میں کی گئی ہے۔ اس پس منظر میں آیت ۱۲۹ کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ طبعی میلان اور دلی لگاؤ کے پہلو سے تمام بیویوں کے درمیان برابری کرنا تمہارے اختیار میں نہیں ہے۔ اور اسلام کا یہ اصول ہے کہ جس چیز پر انسان کا اختیار نہ ہو تو اس پر اس سے مواخذہ نہیں ہوتا۔ اس لیے اس پہلو سے برابری نہ کرنے پر تم سے مواخذہ نہیں ہوگا۔ البتہ دلی لگاؤ میں فرق کے باوجود تمام بیویوں کے حقوق کی ادائیگی میں برابری کرنا تمہارے اختیار میں ہے۔ اس لیے اس میں کوتاہی پر تمہارا مواخذہ ہوگا۔

آیات ۱۳۱ تا ۱۳۴

﴿وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿۱۳۳﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ﴿۱۳۴﴾﴾

ترکیب: ’’وَصَّيْنَا‘‘ کا مفعول اوّل ’’اَلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ‘‘ ہے اور ’’اِيَّاكُمْ‘‘ اس کا مفعول ثانی ہے۔ ’’يَاْتِ‘‘ جواب شرط ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے اور اس کی ’ی‘ گری ہوئی ہے۔ ’’ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ‘‘ مبتدأ موخر نکرہ ہے‘ اس کی خبر محذوف ہے اور ’’فَعِنْدَ اللّٰهِ‘‘ قائم مقام خبر مقدم ہے۔

ترجمہ:

وَلِلّٰهِ :اور اللہ ہی کے لیے ہے
مَا :وہ جو

فِی السَّمٰوٰتِ : آسمانوں میں ہے
فِی الْاَرْضِ: زمین میں ہے
الَّذِیْنَ : ان لوگوں کو جن کو
مِنْ قَبْلِكُمْ :تم سے پہلے
اَنِ : کہ
اللّٰهَ : اللہ کا
تَكْفُرُوْا :تم انکار کرو گے
لِلّٰهِ :اللہ ہی کے لیے ہے
فِی السَّمٰوٰتِ : آسمانوں میں ہے
فِی الْاَرْضِ :زمین میں ہے
اللّٰهُ : اللہ
حَمِیْدًا :حمد کیا ہوا
مَا :وہ جو
وَمَا :اور وہ جو
وَكَفٰی :اور کافی ہے
وَكِیْلًا :بطور کام نکالنے والے کے
یَّشَاْ :وہ چاہے
اَیُّهَا النَّاسُ :اے لوگو
بِاٰخَرِیْنَ :دوسروں کو
اللّٰهُ :اللہ
قَدِیْرًا :قدرت رکھنے والا
كَانَ یُرِیْدُ :ارادہ کرے گا
فَعِنْدَ اللّٰهِ :تو اللہ کے پاس (تو)
وَكَانَ :اور ہے
سَمِیْعًا :سننے والا

وَمَا :اور وہ جو
وَلَقَدْ وَصَّیْنَا : اور بے شک ہم تاکید کر چکے ہیں
اُوْتُوا الْكِتٰبَ :دی گئی کتاب
وَاِیَّاكُمْ :اور تم کو بھی
اتَّقُوا :تقویٰ کرو
وَاِنْ :اور اگر
فَاِنَّ :تو یقیناً
مَا :وہ جو
وَمَا :اور وہ جو
وَكَانَ :اور ہے
غَنِیًّا :بے نیاز
وَلِلّٰهِ :اور اللہ ہی کے لیے ہے
فِی السَّمٰوٰتِ : آسمانوں میں ہے
فِی الْاَرْضِ :زمین میں ہے
بِاللّٰهِ :اللہ
اِنْ :اگر
یُذْهِبْكُمْ :تو وہ لے جائے گا تم کو
وَیَاْتِ :اور وہ لے آئے گا
وَكَانَ :اور ہے
عَلٰی ذٰلِكَ :اس پر
مَنْ :جو
ثَوَابَ الدُّنْیَا :دنیا کے ثواب کا
ثَوَابُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ: دنیا اور آخرت (دونوں) کا ثواب ہے
اللّٰهُ :اللہ
بَصِیْرًا :دیکھنے والا